دیوان مرزا منشا دہلوی

(5)

(5)

کلین اسلامی

۱۱

۹۵۱ء

(خاص نوٹ)

تقویم کے پرچہ میں جو وقت طلوع وغروب درج ہیں وہ بمبئی کے مروجہ اوقات ہیں
[illegible]س کے حساب سے دنیابھر کی گھڑیوں کی رفتار رکھی گئی ہے) وقت طلوع وغروب بمبئی کیلئے د[illegible]
[illegible]یلئے ہر ستارہ کا ٹھیک وقت دریافت کیا جاسکتا ہے۔
[illegible]ز اور روزہ:- چونکہ یہ وقت صبح صادق، طلوع آفتاب نصف النہار اور غروب آفتاب کا ہے اسلئے اپنے [illegible]

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِين

کلام بلاغت نظام حضرت معین الدین حسینی چشتی صابری

دیوان حضرت شاہ خاموش

حسب فرمائش ملا محمد مراد صاحب پشاوری تاجر کتب

در بلدہ حیدرآباد دکن طبع شد

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احد سے بنکے آپ ہی احمد مختار ہے پیدا
اوٹھے جب میم کا پردہ کہاں اغیار ہی پیدا

ظہور دو جہان سارا دہی نور محمد ہے
زمین و آسمان گردش اگر سیار ہی پیدا

اگر ہے راحت جنت دگر ہی محنت دوزخ
اوسی سے نور ہی پیدا اوسی سے نار ہی پیدا

وہ کعبہ ہی مکان کسکا وہ بتخانہ محل کس کا
ادہر ہے کفر کی صورت ادہر دیندار ہی پیدا

اوسی بیرنگ کا جلوہ ہزاروں رنگ کہتا ہے
جدا ہر شکل ہر ہر مین جمال یار ہی پیدا

[illegible]

انا الحق کا نکر دعوی رہو خاموش بس دلمین
خدا کو بیخودی مین دیکھ لے دیدار ہی پیدا

[illegible]

نور ذات منزہ حبیب خدا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفی

کوئی تمسا ہوا ہے نہ پھر ہوویگا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفی

ذرہ پردہ غیب کو دل سے اٹھا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفی

ہمین اپنا جمال دکہائیے گا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفی

سر عرش سے روئے زمین ملک سارے جن و بشر سارے حور و پری

رکہیں آپ کا دل مین ہمین شوق لقا یا نبی مصطفی یا نبی مصطفی

سارے انبیا اولیا اتقیا جتنے پیدا جہان ہیں ہی خلق خدا
شاہ تم ہو تمہارے ہیں سارے گدا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

پہلے آپ کی جلوہ نمائی ہوی پیچھے پیدا یہ ساری خدائی ہوئی
پیدا آپ نہوتے تو کچھ بھی نہ تہا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

پہلے پیدا وہ آپ کا نور ہوا اوسی نور سے سارا ظہور ہوا
بشکل شمس و قمر اور ارض و سما یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

رتبہ سمجھے تمہارا تو سمجھے کیا وصف کیجے تمہارا تو کیا کیجئے کیا
نہیں آپ خدا نہ خدا سے جدا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

جو غضب ہے تمہارا خدا کا غضب جو کرم ہے تمہارا خدا کا کرم
جو تمہاری رضا سو خدا کی رضا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

ہوے آپ تو پیدا بشکل عرب نکلے عین عرب کے تو عین رب
شان جل علی شان جل علی یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

جی میں آتا ہے چیر گریبان کو جاؤں چھوڑ کے بستی بیابان کو
میرے سر میں مدینہ کا سودا ہوا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

جلد ملک عرب میں بلا لیجئے مجھے شہر مدینہ دکھا دیجئے
یہاں کے شہروں سے وہاں کا صحرا بھلا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

دیکھے صورت پاک وہ آنکھ نہیں وہاں جاکے جھکاؤں ادب سے جبین
دیکھوں روضۂ اعلی وہ صل علی یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

حد سے بڑھ گئے فرشتے میرے بحر عصیان میں ڈوبی ہی کشتی

اپنے فضل سے پار اتارو ذرا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ
پوچھین آکے فرشتے حساب ہمین جبکہ قبرون مین ہوگا عذاب
کرنا آپ عذاب سے ہمکو رہا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ
سارے امتی ہین کل سے تازہ وتر اک خاموش ہی خستہ جگر
اوسے کل جو بناو تعجب ہی کیا یا نبی مصطفےٰ یا نبی مصطفےٰ

کفر کافر کو بھلا شیخ کو اسلام بھلا
عاشقان آپ بھلے اپنا دلارام بھلا
ساقیا ایسا پلادے مجھے اک جام بھلا
جسکے پیتے ہی رہون بیخود و گمنام بھلا
باخبر ہوکے نہین میری خبر لیتا ہے
قاصدا یار کو اب کیا لکھون پیغام بھلا
وصل کی فکر مین ہون رہتا ہی تیرا خیال
شام سے صبح تلک صبح سے تا شام بھلا
مرغ دل کیون نہ پھسے دیکھ کے خال و خط کو
کیسا صیاد ہی وہ کیسا ہی وہ دام بھلا
وہ تو باہر نہین نکلے ہے کبھی پردہ سے
مجھکو بن دیکھے تو اک نہین آرام بھلا

کار دنیا کے تئین چھوڑ کے رہنا خاموش
اور کامون سے یہ بیکاری کا ہی کام بھلا

اپنی صورت دیکھ جب دل اپنا گھبرانے لگا
پھر تو ملنا کیون کسکا ہمکو خوش آنے لگا
عالم وحشت لبا ہی آکے دلمین اسقدر
شہر صحرا سا میرے آنکھون مین دکھلانے لگا
قطرۂ آنسو ہمارے رہ گئے منہ دیکھتے
خانہ و تن آتش دل سے جو جلجانے لگا
بنگیا تار نظر زنجیر اپنا سے جنون
بال بال اوس زلف کا دیکھا جو بل کھانے لگا
محو حیرت سرو تھا اور گل ہوا فرش زمین
یار جب سوے چمن تشریف فرمانے لگا

کیا حقیقت میری بس اسکے جو مین ہاؤن مگر
یہہ غنیمت ہے کہ ہیرے من مین وہ بہانے لگا

کیون نہ ہون خاموش گوش و چشم اپنی بند کر
صوت سرمد کی صدا جیسے کہ سن پانے لگا

جفا و جور کیا یا وفا ہوا سو ہوا
ہوا مین راضی جو اوسکی رضا ہوا سو ہوا

بھلا ہوا سو ہوا یا برا ہوا سو ہوا
طرف سے یار کے جو کچھہ ہوا ہوا سو ہوا

مین چھوڑ تجھکو ای صاحب مرے کہان جاؤن
ازل سے بندہ ترا ہو گیا ہوا سو ہوا

قریب مجھسے ہی پھر کیون نظر سے غائب ہے
جمال اپنا تو مجھکو دکھا ہوا سو ہوا

معاف کر دے خطا دل ہی بیقرار مرا
کبھو تو چھاتی سے اپنے لگا ہوا سو ہوا

مین دیکھہ زلف کو ہون کفر کی ضلالت مین
دکھا کے منہہ کو مسلمان بنا ہوا سو ہوا

مدد کسو سے تو پھر چاہتا ہے کیون خاموش
وسیلہ تیرا علی مرتضیٰ ہوا سو ہوا

جب تک وہ دلربا مرے بر مین نہ آئیگا
صبر و قرار دل مرا ہرگز نہ پائے گا

ایسا ہے وہ مقام جو قاصد نہ جا سکے
افسانہ میرا کون اوسے جا سنائیگا

ہر چند سیل اشک بہاتی ہین چشم تر
پر سوز ہجر اون سے بجھایا بجھائیگا

رنج و محن سے عشق کے آزردہ دل نہو
جیسا رولائیگا تجھے ویسا ہنسائیگا

اوسوقت ہو نصیب ای خاموش وصل یار
پروانہ سا تن اپنا تو جسدم جلائے گا

شکل انسان مین خدا تھا مجھے معلوم نتھا
حق سے ناحق مین جدا تھا مجھے معلوم نتھا

باوجودیکہ ترا مژدہ ہے نحن اقرب
گرچہ قرآن مین لکھا تھا مجھے معلوم نتھا

ہو کے سلطان حقیقت اسی آب و گل مین
در بدر مثل گدا تھا یہ مجھے معلوم نتھا

مطلع دلپہ مرے چھایا تھا زنگار خودی
چاند بدلی مین چھپا تھا یہ مجھے معلوم نتھا

ایک مدت حرم و دیر مین ڈہونڈہا ناحق
سیمبر بر مین چھپا تھا یہ مجھے معلوم نتھا

ہو کے خاموش عجب سیر و تماشا دیکھا
رنگ بیرنگ ہوا تھا یہ مجھے معلوم نتھا

بیمار مرا دل ہے اچھا نہین ہوتا
جب تک کہ معالج وہ مسیحا نہین ہوتا

آئینۂ دل میرا مصفّا نہین ہوتا
وہ شکل نظر آنے کا نقشا نہین ہوتا

اعمال کی شامت ہی مری مجھپہ ستم ہی
جو اوسکا ستم ہوتا ہی بیجا نہین ہوتا

آزار محبت مین فقط مین نہین سرگرم
ہے کون جسے عشق کا سودا نہین ہوتا

خاموش رہو سولی چڑہو بولو انا الحق
منصور سا تم چاہو تو رتبہ نہین ہوتا

محبون کے اوپر جفا کیجیے گا
جو دشمن ہین اون سے وفا کیجیے گا

میان آپ مختار ہو اپنے دل کے
جو جی چاہے اپنا کیا کیجیے گا

سسکتا نہ چھوڑا ہوا ہون مین زخمی
مرے سر سے تن کو جدا کیجیے گا

ہین بیمار ہون عشق کا اے طبیبو
نہین میری ہرگز دوا کیجیے گا

زبان آپ کی میٹھی اور بات میٹھی
ثنا کیجیے یا گلا کیجیے گا

ہوس تاج شاہی کی مجھکو نہین ہی
فقط اپنے در کا گدا کیجیے گا

خطا دار ہون چین جبین تم ہو ہردم
کبھو دیکھ ادہر ہنسا کیجیے گا

بظاہر ملاقات ہونی ہے مشکل
مگر خواب مین تو ملا کیجیے گا

مین خاموش ہون لے رکھے میرے مولا
مری حاجتین سب روا کیجئے گا

مجھے مشکل ہے تجھے پاس بُلانا جانا
وہ بیدل ہے جسے اپنا مین جانتا ہون
مل نہ مل مجھسے مگر تا بہ ملاقات کبھو
پھرا ہے پھرا بھٹکتا ہوا مین آخر کار
جو پھرا تجھسے تو بے شبہ خدا سے ہی پھرا
اک ملاقات ہی روحانی دگر جسمانی

تو اگر چاہے تو آسان ہے آنا جانا
ہوا بیگانا جسے اپنا یگانہ جانا
دل سے اس بندہ کو ہرگز نہ بہلانا جانا
تیرے کوچہ کے تئین اپنا ٹھکانا جانا
تیرے باعث سے مجھے سارا زمانہ جانا
کسی صورت سے وہ صورت کو دکھانا جانا

محفل یار مین خاموش ہے لازم تجھکو
مثل پروانہ پروبال جلانا جانا

ملکِ ہستی مین عدم سے ہوا آنا اپنا
گر عدو ہوے تو ہو سارا زمانا اپنا
روبرو ہے خمِ ابرو کا تصوّر ہردم
برہمن دیر مین اور شیخ رہے کعبہ مین
اپنے مولا سے جو پھر جائین تو پھر جائین کہان
چشم سے پردہ یقین کا اٹھا دیکھو تو
محفل عشق مین خاموش وہی روشن رکھے

آئے جس جا سے ادھی جا ہے ہی جانا اپنا
اپنی تائید کو اک بس ہے وہ جانا اپنا
سر طرف قبلہ کے کسطرح جھکانا اپنا
ہم گئے کوچۂ دلدار مین خانہ اپنا
دین و دنیا مین نہین اور ٹھکانا اپنا
کون بیگانہ ہے اور کون یگانا اپنا
شمع سا کرے جو منظور جلانا اپنا

دلمین کچھ اور مرے حسرت و ارمان نہین
آہ افسوس طرف میرے ترا دھیان نہین

تیری چاہت کے سوا
کیون تو ہے مجھسے خفا

ایک دن وہ تھا کہ ہر دم ترے دمساز تھے ہم
اب وہ نقشہ ہی کہ صورت کی بھی پہچان نہین
پاس جب تک رہے ہم آپ کے دل شاد رہے
اب تو فرصت ہمین غم سے اک آن نہین
پہلے تو اپنے نظر مین مجھے منظور کیا
بزم سے اپنے مجھے کاہیکو پھر دور کیا
حال سکتے کا سا ہے کچھہ نہین کہہ سکتا ہون مین
درد فرقت سے مرے تن مین رہی جان نہین
باندہ خاموش کمر جلدی سے کر عزم سفر
ناخدا کشتی کا کچھہ تیرے نگہبان نہین

ترے ہمراز تھے ہم
آشنا تھا یا نہ تھا
خوب آزاد رہے
جب سے ہین تم سے جدا
خوب مسرور کیا
میری تقصیر بتا
تری راہ تکتا ہون مین
اے مسیحا مرے آ
موج دریا سے نہ ڈر
تیرا حافظ ہے خدا

گمنامی ہماری ہے یہی نام ہمارا
سامان توکل ہے سرانجام ہمارا
ہم عشق کے بندے ہین نہ شیخ و برہمن
صحرا مین رہین باغ مین کاہیکو چلین
بخت اپنے تو فرخندہ بنے روز ازل سے

آغاز ہمارا ہے نہ انجام ہمارا
تکلیف ہماری ہے آرام ہمارا
کیا تم سے کہین کفر ہے اسلام ہمارا
گلشن مین ہو جبکہ وہ گلفام ہمارا
کیا کر سکے اب گردش ایام ہمارا

اسلام تو ہی ہوویگا اوسوقت ای خاموش
جسوقت کہ بیجا دیگا دل رام ہمارا

جانان کیطرف جائین تو جانا نہین ہوتا
کچھہ کھوج ہی اوسکا نہ پتا ہے نہ نشان ہے

گھر اپنے بلائین تو بلانا نہین ہوتا
قاصد کو بھجائین تو بھجانا نہین ہوتا

افسانہ فرقت کا ہے طومار بہت سا
کاغذ پہ لکھاؤں تو لکھا یا نہیں جاتا

مضمون دل اپنا یہ سوا یار کے اپنے
غیروں کو سناؤں تو سنانا نہیں ہوتا

پوشیدہ نظر سے ہے جو یہ زخم جگر کا
مرہم جو لگاؤں تو لگانا نہیں ہوتا

یاد اسکی تہ دل میں ہے اور جان جگر میں
دل سے جو بھلاؤں تو بھلانا نہیں ہوتا

خاموشؔ ہیں پس کیا کریں بے تیرے بلائے
ہم آپ وہاں آئیں تو آنا نہیں ہوتا

صلّ علیٰ کیا چہرہ نبیؐ کا
چہرۂ حق تھا چہرہ نبیؐ کا

شمس و قمر ہیں اوسکے قطرے
نور کا دریا چہرہ نبیؐ کا

پامال ہوگئے کفر کے یکسر
جب ہوا پیدا چہرہ نبیؐ کا

عاشقِ یوسف کاہی کو ہوتی
دیکھ زلیخا چہرہ نبیؐ کا

رب نے بناکر خلق کو دکھا
آئینہ اپنا چہرہ نبیؐ کا

قدرت حق ہی اس میں نمایاں
کیا ہے تماشہ چہرہ نبیؐ کا

دیدارِ حق ہے دیدارِ حق ہے
واللہ باللہ چہرہ نبیؐ کا

خاموشؔ دل میں کرلے تصور
بس ہے وسیلہ چہرہ نبیؐ کا

قفس میں بلبلِ شیدا کو کرلیا صیاد
کہے قصور کیا میں نے کیا ترا صیاد

پروں کو کھولدے اور سن مری حقیقت کو
تجھے سناتی ہوں میں اپنا ماجرا صیاد

میں دیکھ غنچۂ خاطر کو منقبض اپنے
چمن میں آگئے تھے کھانیکو ہوا صیاد

کھلا نہ عقدۂ دل کچھ نہ دیکھی سیر چمن
ہوئی ہوں قید عجائب یہ گل کھلا صیاد

قفس مین رکهه تو مجهے پر چمن مین رہنے دے
ستم تو باغمین پہلے ہی باغبان کا تها

پهنسا ہے گل محبت مین دل مرا صیاد
ہوا ستم پہ ستم تیرا دوسرا صیاد

کسی سے کچهه نہ کہو دیکهو ہو رہو خاموش
خدا ہی صید بنایا خدا کیا صیاد

کوئی جانے کیا عز و شان محمدؐ
خدا آپ ہے رتبہ دان محمدؐ

مکان خدا ہے مکان محمد
کہ جبریل ہے دربان محمدؐ

کلام الله ظاهر ہی اونکی زبان سے
بیان خدا ہے بیان محمدؐ

زمین پر نمونہ ہے عرش برین پر
مدینہ ہے جو آسمان محمدؐ

رہین حشر مین چین سے کیا عجب ہے
ہین سب امتی میہمان محمدؐ

کرے بندہ جو مدح وہ مدح کیا ہے
خدا آپ ہے مدح خوان محمدؐ

ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر
یہی چار ہین دوستان محمد

علی سا ہوا کون ہے شیر یزدان
صف جنگ مین ہمعنان محمدؐ

حسین و حسن اور خاتون جنت
جگر گوشہ و جسم و جان محمدؐ

ہین بارہ امام اور معصوم چودہ
صحابہ ہین سب ہمرہان محمدؐ

نہ جنت کی پروا نہ دوزخ کا ڈر ہی
فدا دل سے ہین عاشقان محمدؐ

درود و سلام اونکی ارواح پہ تم
پڑہو دل سے اے دوستان محمدؐ

مصاحب اون کے جو ہین قیامت مین بیشک
رہین جا کے زیر نشان محمدؐ

یہان اور وہان دیکهه لو اونکو رسوا
جو دنیا مین ہین دشمنان محمدؐ

ہوا معجزہ کیسا شق القمر کا
لیا جب گهڑی امتحان محمدؐ

منوّر وہ تن تہا نہ تھا جسکا سایہ
عجب شان حق تھی وہ شانِ محمدؐ

اگر تیرا خاموش ہر مو زبان ہو
نہ ہو تو بھی ذکر و بیانِ محمدؐ

لقائے خدا ہے لقائے محمدؐ
ثنائے خدا ہے ثنائے محمدؐ

نہ ہوتے محمد خدائی نہ ہوتی
بنی سب خدائی برائے محمدؐ

محمد ہے راضی خدا بھی ہے راضی
رضائے خدا ہے رضائے محمدؐ

زمین فخر کرتی تھی عرش و مکان پر
مدینے مین جب گھر بنائے محمدؐ

ملک اور فلک اور لوح و قلم سے
ہوئی سب سے اوّل بنائے محمدؐ

پیمبر الوالعزم تھے گو کہ سارے
مگر جیسا رتبہ کہ پائے محمدؐ

فرشتون کی آنکھون مین ہوتی ہے زینت
کہ سُرمہ ہے گیا خاک پائے محمدؐ

کہان ہمکو نسبت جو پابوس ہوتے
سرِ عرش پر پہنچے پائے محمدؐ

ہوا چاند دو ٹکڑے کیا معجزہ تھا
فلک سے زمین پر گرائے محمدؐ

طپش ہوگی محشر مین جب ہوگا سایہ
محبّون کے سر پر لوائے محمدؐ

اوسے جانو بیشک ہی دشمن خدا کا
نہو جس کے دل مین ولائے محمدؐ

فقط بخشوانے کو امت کے ایدل
یہ دنیا مین تشریف لائے محمدؐ

احد اور احمد مین کیا ہے جدائی
بجائے خدا سمجھو جائے محمدؐ

اگر عیسی کرتے تھے مردون کو زندہ
نبوت کو زندہ بنائے محمدؐ

سوائے چارون یارون کے ہمراز و ہمدم
نہین کوئی اور آشنائے محمدؐ

قیامت کا خاموش کو خوف کیا ہے
جو دل سے رہے جان فدائے محمدؐ

خدا کا رستہ چلو صفا ہی ادب سے سر کو جہکا جہکا کر
ذرا تو دیکہو ذرا تو سوچو خود ہی ہے دلکو بہلا بہلا کر
وہی ہے حاضر وہی ہے غائب وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
ہوا ہون جب سے مین تیرا عاشق ہے عجب لذت عجب حلاوت
کرین ہین معشوق عاشقون سے عجب ہی ناز و عجب ہی غمزہ
گیا مین دیر و حرم مین ڈہونڈہا نپایا آخر کو پایا دل مین

مثال نقش قدم ہو تم غرور ہستی گرا گرا کر
سوا خدا کے نہین ہے کوئی خدا اڈر تو خدا خدا کر
تو اب جو کہتا ہے مین ہون مین ہون ہوا ہی کیون چہپا چہپا کر
مزہ دکہاتا ہے عشق مجہکو مرے لہو کو پلا پلا کر
کبہو تو مکہڑا دکہا دکہا کر کبہو تو مکہڑا چہپا چہپا کر
ملا ہے مدت کے بعد مجہسے بہت سا مجہکو پہرا پہرا کر

نہ پوچھو **خاموش** ہو رہو تم ہے آپ ہی مختار اپنے دل کا
رکہا ہے بلبل کو کیون رلا کر رکہا ہے گل کو ہنسا ہنسا کر

آشیان اپنا گلستان سے اٹھا لے بلبل
باغبان کا ہے ستم دوسرے صیاد کا ظلم
ہو گی معلوم تجہے اس گہڑی سب قدر بہار
چہچہے کرتی ہے کیا اس سے نہین کچہہ حاصل
پائیداری ہے کہان صحبت گل ہے دن چار
بیٹہ اک جا ہے تو بس کر کے تصور گل کا

باغ کو چہوڑ دے جنگل کی ہوا لے بلبل
جان اب دونون کے ہاتہون سے بچا لے بلبل
جب تو پڑ جائیگی صیاد کے پالے بلبل
مثل پروانہ پر و بال جلا لے بلبل
اوس کی بو باس تو اپنے مین بسا لے بلبل
کیون اڑے پہرتی ہے ہر جہاڑ کی ڈالی بلبل

گل مقصود کی ہے چاہ تو کر چونچ کو بند
غنچہ سان آپ کو **خاموش** بنا لے بلبل

حمد خدائے پاک زبان پر جو لائین ہم
شرط ادب یہی ہے کہ بار و ہزار بار
جس بارگاہ پاک کا دربان ہے جبریل

یا نعت مصطفی مین اگر لب ہلائین ہم
مشک اور گلاب سے یہہ دہن کو دہلائین ہم
اپنے بڑے نصیب وہ در تک بہی جائین ہم

اعمال بد ہمارے بہلا کیا ہمارا منہہ / ہے بات شرم کی وہان کیا منھ دکہائین ہم
ہے یہ بڑا ارادہ مبارک مدینے مین / روضے کے روبرو یہ قصیدہ سنائین ہم

خاموش جاتا ہوگا اوسیدم وہ بزم مین
پروانہ سا تن اپنا یہ جسدم جلائین ہم

ہر رنگ کہ دیدیم عیان روے تو دیدیم / ہر گل کہ شمیدیم نہان بوے تو دیدیم
در کعبہ و بتخانہ چہ گبر و چہ مسلمان / باہم بخلافند مگر سوے تو دیدیم
دارم ہوس جنت و بے منت رضوان / خلد است ہمانا کہ سر کوے تو دیدیم
قتل من بیچارہ نسازند بہ شمشیر / از جان بگزشتیم چو ابروی تو دیدیم
پرواے نداریم شود سایۂ طوبے / آن دم کہ قد و قامت دلجوی تو دیدیم

خاموش بسر رخ تو چونکہ زنجیر
قیدیم سر رشتہ گیسوے تو دیدیم

دہونڈہتے ہین اوسکو نہ پاتے ہین ہم / ساتھ ہے وہ جان کہین جاتے ہین ہم
دور ہین یا پاس ہین ہم کس کے ہین / بندے اوسی کے کہلاتے ہین ہم
ہم نہین ہین ہم نہین ہین ہم نہین / دیکھنے کو ہم نظر آتے ہین ہم
چھوڑ کے وحدت چلے کثرت کی راہ / اس لئے بس ٹھوکرین کہاتے ہین ہم
دلمین بتون کے ہی پرستش کا دھیان / قبلہ طرف سر کو جہکاتے ہین ہم
دل جو ہمارا ہے یہی کعبہ ہے / کعبہ کو بت خانہ بناتے ہین ہم

روبرو خاموش ہین ہم سکتے سے
پیچھے بہت باتین بناتے ہین ہم

مانند گل ہو خار بر ہین یا پہلے ہین ہم
آئے چمن دہر مین چون سرو خرامان
دور از یہان سیر ہی پھر ملک عدم مین
مدفن ہو جو اس کوچہ مین اپنی ہی قسمت
ہے عید اگر جان بھی قربان کرین اسدم
دیکھے کف قاتل کو جو ہم رنگ حنا کے

ہین کون ادہی گلشن قدرت کے پہلے ہین ہم
آزاد رہے خوب نہ پھولے نہ پھلے ہم
جانا ہے وہان آئے جہان سے کہ چلے ہم
آجاوین اگر یار کے قدمون کے تلے ہم
ملجاوین کبھو اپنے جو جانان کے گلے ہم
خون اپنا سمجھ کے کف افسوس ملے ہم

پروانہ جلا شمع سے آتش سے جلے شمع
خاموش تپ عشق سے از خود ہی جلے ہم

بندہ اللہ کہلاتے ہین ہم
جو حقیقت ہے ہماری کیا کہین
ڈھونڈھتے ہین جبکہ حق کی ذات کو
سینہ گلشن ہوا جو اپنا کیا عجب
دیر سے مطلب نہ کعبہ سے غرض
دیکھنا ہے دیکھ لو اس رنگ کو

صورت انسان نظر آتے ہین ہم
آہ بس کہنے کو شرماتے ہین ہم
آپ خود اپنے تئین پاتے ہین ہم
عشق مین بس گل پہ گل کھاتے ہین ہم
ہے جہان جانا وہان جاتے ہین ہم
رنگ بیرنگی کو دکھلاتے ہین ہم

بد بھی ہین خاموش ہم تو نیک ہین
یار کو اپنے اگر بھاتے ہین ہم

کیا ہین خلق جہان سب شمار آنکھون مین
ہوا ہے باغ مرا دل ہوائی الفت سے
کبھی وہ زلف کو دیکھون کبھو وہ رخ کتنیون

نہ تم سا کوئی نظر آیا یار آنکھون مین
بھری جو حسن کی تیری بہار آنکھون مین
یہ دور ہی مرا لیل و نہار آنکھون مین

گر ازمین پہ جو گل لیکے چونچ مین بلبل
کہا بناؤن گی تیرا مزار آنکھون مینا

شہید ناز ہے تو مین بھی ہون ترا عاشق
رکھون یہ حشر تلک یادگار آنکھون مین

خدا کی راہ صفا ہے نظر نہین آتی
خودی کی بھر گئی گرد و غبار آنکھون مین

چڑھا ہے سولی پر خاموش ہو کے جب منصور
سوا ے حق نظر آئی نہ دار آنکھون مین

یار وہ سب کا ہی کچھ اک ہمارا ہی نہین
پیارا وہ سب کو لگے ایسا کوی پیارا ہی نہین

ہر کوئی چاہے بس اپنے طرف کو دیکھے
خود ہی مختار کسو کا وہان چارا ہی نہین

آپ مالک ہی جدہر چاہا ادہر کو دیکھا
ملک وہ کسکی نہین کسکا اجارا ہی نہین

چمن دہر مین آئے ہو کرو عشق کی سیر
ایسی کوئی سیر نہین ایسا نظارا ہی نہین

توشۂ دین جو کچھہ کرنا ہی بس کر لو یہان
پھر کے دنیا مین تجھے آنا دوبارا ہی نہین

ملک توحید مین خاموش ہین سرشار سب
مثل منصور کوئی نعرہ پکارا ہی نہین

اپنا محرم جو بنایا تجھے مین جانتا ہون
مجھسے منہ پھر کیون چھپایا تجھے مین جانتا ہون

تو اگر بھولا تو بھولا میرا صاحب مجھکو
مین نہین تجھکو بھلایا تجھے مین جانتا ہون

زمانہ مین پھرا ڈھونڈھا محبوب کوئی
نہین تجھسا نظر آیا تجھے مین جانتا ہون

بد ہون یا نیک ہون مین تیرا تو میرا حافظ
تجھکو پایا مین خدایا تجھے مین جانتا ہون

کاٹھ کی پتلی کو جسطرح سے بازیگر نے
ناچا مین جیسا نچایا تجھے مین جانتا ہون

بات کرنی بھی بہتر ہے تجھے خاموش
تیرا بندہ ہون خدایا تجھے مین جانتا ہون

عشق مین سر رکھا قدم عقل کہان ہم کہان
آپ ہی مین آپ نہین ہین ہم عقل کہان ہم کہان

شیخ سے ہی دعا گر ہے نہ التجا
دیر کدہ ہر کدہ ہر حرم عقل کہان ہم کہان

گزرے جو کچھ بھلا برا راضی جو کچھ تیری رضا حال ہمارا اور ہی سب سے نرالا طور ہے خاموش کے گناہ سب بخشے ہی سب تو کیا عجب	گر ہے خوشی و گر ہے غم عقل کہاں ہم کہاں خوش بھی ہیں اور چشم نم عقل کہاں ہم کہاں حامی جو ہیں شہ امم عقل کہاں ہم کہاں
جوش الفت کا ترے دیکھ کے دلمیں ہردم طبع نازک کو ترے دیکھ کے دلمیں ہردم عشق کا مرض چھپانے سے کہاں چھپتا ہے دیکھ نیرنگی کو ہر اک سے ہی خاموش	دور کچھ مجھسے نہیں پھر بھی طلب کہتا ہوں لطف سے خوش دلی خوف غضب کہتا ہوں زردی رنگ ہی اور خشکی لب کہتا ہوں ورنہ پروا تو کسیکی بھلا رکھتا ہوں
نہیں ہجر کا تیرے غم جانتا ہوں ستم کو ترے کب ستم جانتا ہوں تو انجان ہوتا ہے کیوں مجھسے جاناں دوئی دور ہوتی ہے جس وقت دل سے مجھے کام دیر و حرم سے نہیں ہے دو عالم کی ہستی ہے موہوم ساری ترے ذکر سے ہوں میں خاموش لیکن	تجھے دل سے ہر دم بہم جانتا ہوں عنایات لطف و کرم جانتا ہوں بھلا جان سے کیا میں کم جانتا ہوں یہ تن اپنا بیت الحرم جانتا ہوں یہی صورت اپنی صنم جانتا ہوں جسے دیکھتا ہوں عدم جانتا ہوں بدل فکر سے دمبدم جانتا ہوں
نہ مہر و وفا نہ جفا چاہتا ہوں نہیں مجھکو حاجت دیر و حرم سے شرف جان کر بادشاہی سے بہتر نظر کا مجھے تیر لگا ہے کاری وہ منہ دیکھ بس اے تن خوش بخوش ہوں	بہر حال تیری رضا چاہتا ہوں جہاں تو ملے واں ملا چاہتا ہوں گدا تیرے در کا بنا چاہتا ہوں کمان ابرو خانہ کیا چاہتا ہوں تری زلف میں جا پھنسا چاہتا ہوں

خدا کے عوض جو ن لگا خون بہانے
کف پا سے بوسہ لیا چاہتا ہون

مری جان و ایمان کے قابل نہین ہون
مین بندہ کا بندہ ہوا چاہتا ہون

مری جان و ایمان تجہپر سے قربان
تو لے یا نہ لے مین دیا چاہتا ہون

زبان سے ہون خاموش اب اس لئے مین
تری بات دل سے سنا چاہتا ہون

اپنا دل تو مین کسی بت کو دیا چاہتا ہون
چھوڑ اسلام کی راہ کفر لیا چاہتا ہون

ای مسلمانون کہو مین کیا ہوا چاہتا ہون
جس سے ملتا ہی خدا اوس سے ملا چاہتا ہون

پارسائی کی طلب ہے نہ طلب رندی کی
یار جس طور رکھے ویسا رہا چاہتا ہون

اتنی طاقت ہی کہان اس قافلہ تک جا پہونچون
جرس ناقہ کی آواز سنا چاہتا ہون

عشق کے درد سے مرجانا قبول ہے مجہکو
نہ مسیحا سے مین جینے کی دوا چاہتا ہون

اس کو پروا نہین مین اپنی خوشی سے خاموش
شمع پر جیسا کہ پروانہ جلا چاہتا ہون

جو عاشق کہ ابرو کا خم دیکہتے ہین
اسی خم کو طاق حرم دیکہتے ہین

سمجھ بوجھ اپنی تو کچھ اور ہی ہے
صنم کو نہین ہم صنم دیکہتے ہین

نظارہ ہے دیدار دلبر کا جن کو
وہ کب سیر باغ ارم دیکہتے ہین

تماشا نظر آیا قدرت کا نادر
کہین کیا کہ یارو جو ہم دیکہتے ہین

مچی آنکھ جب تھی بہت سیر دیکھی
کھلی چشم اب ہے تو کم دیکہتے ہین

سمجھ لو ہین محروم لذات دین سے
جو دنیا کے ناز و نعم دیکہتے ہین

صدا صوت سرمد کی سنتے ہین ہر دم
جو خاموش ہین سو دم دیکہتے ہین

اگر شکل گل ہون و گر خار ہون مین
گلستان قدرت کا اظہار ہون مین

بہار و خزان دونون میری ہی صورت
کبھو یون کبھو وون ہون گلزار ہون مین

مکان ہی مرا شہر وحدت کے اندر
نظر کرتے کثرت کے اوس پار ہون مین

طبیبون سے اپنے دوا کیا مین پوچھون
حکیم آپ ہون آپ بیمار ہون مین

نہ سمجھو مین بیہودہ پھرتا ہون ہر سو
طلب گار دیدار دلدار ہون مین

مجھے فخر ہے تیرے کوچہ مین جانا
نہین گو سزاوار دربار ہون مین

ہون خاموش ہا عبدیت حال میرا
انا الحق جو بولون تو سردار ہون مین

کونسی جائی ہے کہ جس جا پہ ترا نور نہین
پر ان آنکھون سے تجھے دیکھنا دستور نہین

پردۂ ہستی سے اپنے مین ہوا ہون مہجور
ورنہ ہین ملتا ترا مجھ سے تو کچھ دور نہین

شکل روشن کو چھپاتے تو کہان چھپتی ہے
شمع فانوس مین ہی نور تو مستور نہین

حق تو کہتا ہون انا الحق کی صدا کیا بولون
وہ زمانہ بھی نہین اور وہ منصور نہین

جذبۂ شوق سے خاموش کبھو روتا ہے
غم سے مہجوری کے دل تو مرا رنجور نہین

ہو عاشق بیرنگی وحدت کے یہ معنی ہین
کثرت پہ نظر مت کر غفلت کے یہ معنی ہین

ہے عشق مجاز اچھا پر فسق نہو دا ہین
ڈرتا ہون اس سے خرفت کے یہ معنی ہین

عشاق بھی ہین پر پروانہ ہے مردانہ
گر شمع پہ جلتا ہے الفت کے یہ معنی ہین

کیا تیر نظر بازی معشوقون کی یارو
بے مارے گرا دیوین شوکت کے یہ معنی ہین

کوئی راگ اگر سنکے حالت بھی کیا جا ہے
دلمین نہ ہو غیرت حالت کے یہ معنی ہین

خاموش رہو دیکھو صورت جو نظر آوے
سمجھہ نہ سوا اسکے عصمت کے یہ معنی ہین

مظہر کبریا معین الدین دلبر مصطفےٰ معین الدین
ہمسر انبیا حبیب خدا پنجہ مرتضیٰ معین الدین

خط ہرا جیب رخ پر تھا کونسی تمسا ہو معین الدین
ہی لقب آپکا عطائے رسول کرد مجھپر عطا معین الدین

اسم اعظم تمہارا بس ہر دم
ہے وظیفہ مرا معین الدین

مین ہون مشہور آپ کا خادم
ہون برا یا بھلا معین الدین

اپنے در کے سوا کہین مجھکو
در بدر مت پھرا معین الدین

نفس شیطان کے دام سے مجھکو
جلد کیجیے رہا معین الدین

خوف دلمین نہ رکھ تو بس **خاموش**
ہے وسیلہ ترا معین الدین

فیض بخشی کی ہی کیا شان ترے کوچہ مین
مور بنجائے سلیمان ترے کوچہ مین

روح تو رہتی ہی ہر آن ترے کوچہ مین
آسکے کیونکر تن بیجان ترے کوچہ مین

آنہین سکتا یہان اور نہ بلا سکتا ہون
راتدن رہتا ہی بس دھیان ترے کوچہ مین

کیا عجب ہی کہ بنے صورت مجنون لیلیٰ
چیر کر اپنا گریبان ترے کوچہ مین

مسکن روح مرا بعد فنا ہوگا وہین
دفن ہو یا ہنوا اے جان ترے کوچہ مین

خاک پر نقش کف پا ترا ہووے کیونکر
فرش ہین دیدۂ حیران ترے کوچہ مین

چھوڑ دروازہ ترا جائین کہان ہم خاموش
جان تو کردیا قربان ترے کوچہ مین

زاہدا زہد خشک مین سمجھی ہی کیا جو ہو سو ہو
عاشق چشم تر ہی بن آنسو بہا جو ہو سو ہو

عقل و حیا کے پردہ کو رخ سے اٹھا جو ہو سو ہو
کوچۂ یار مین تو آ بھلا برا جو ہو سو ہو

عشق حقیقی اصل ہی عشق مجازی نقل ہی
وہ تو طرف سے کوئی طرف دل کو لگا جو ہو سو ہو

دل ہی ترا خدا کا گھر کر سے صفا [illegible]
کعبہ کو جو کہ اسطرح [illegible]

لیلیٰ نہ کیوں کہے تجھے مجنوں سا خوار زار
پھرتا رہو تو دشت میں آبلہ پا جو ہو سو ہو

در پہ میں ترے کھڑا کیا کروں خاموش ہوں
شاہ بنا گدا اپنا تیری رضا جو ہو سو ہو

خواب غفلت ہے تو ہو بیدار ہونا ہو سو ہو
چھوڑ سارے یار اور اغیار ہونا ہو سو ہو
نیک ہیں یا زشت یا بدکار ہونا ہو سو ہو
آئے ہیں ہم آپ کے دربار ہونا ہو سو ہو
عزت و ذلت ہماری آپ کے ہے اختیار
بنگئے ہم بندۂ سرکار ہونا ہو سو ہو
نا خدا سے التجا کیا اپنا حافظ ہی خدا
عشق کی کشتی میں ہوا سوار ہونا ہو سو ہو
یاد مولا میں چلو بیٹھو جہاں لگ جائے دل
۲ خار ہو صحرا ہو یا گلزار ہونا ہو سو ہو

حل مشکل کے لئے خاموش ہو کچھ مت کہو
ہیں علی مشکل کشا مختار ہونا ہو سو ہو

لازم ہی عاشقوں کو کوئی جستجو نہو
بے آرزوئے دلربا کچھ آرزو نہو
جب تک کہ دور دل سے یہ میں اور تو نہو
چاہے وصال دوست تو ہرگز کبھو نہو
جل کر بنیگا خاک تو بس کوہ طور سا
اوس شعلہ رو کے پاس بجز زرد رو نہو
پروانے کیسے جلتے ہیں محفل میں آکے دیکھ
پوشیدہ عاشقوں سے نوای شمر دو نہو
روز ازل سے عاشقان دل چاک بنگئے
چاہے کوئی رفو کرے ہرگز رفو نہو
اک دلربا ہے بزم میں تو ہیں صد ہزار عاشق
بزم طرب نہو نہ ہو جام و سبو نہو

عاشق ہوں منہ سے مت کہو خاموش ہو رہو
جب تک کہ ذبح تیغ سے ترا گلو نہ ہو

[illegible]
آپ اپنے کو بھلا دوں تو یاد ان تجھکو

۲ رشتۂ الفت نہ توڑو تم ہو شیخ و برہمن   پھینکدو تسبیح اور زنار ہونا ہو سو ہو

دیکھہ صورت کو ترے ہوش نہیں رہتا ہی
آنکھہ مین آوے نہ سینہ مین سماوے ہیہات
دل تو چاہتا ہی کہ اسطرح رکھون پوشیدہ

اپنا احوال بھلا کیا مین سناؤن تجھکو
کونسی چیز ہی لے جسمین چھپاؤن تجھکو
خود نہ دیکھون کسیسے ہرگز نہ دکھاؤن تجھکو

حال خاموش سے تجھکو تو ہے سب آگاہی
آپ مین کیا کہون اور کس سے کہاؤن تجھکو

یار کا ہونمین دیوانہ کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو
شمع رخ پر گرے نظر عقل و حیا کے بال و پر
شیخ ہیں سے ہمین گرد حرم مین ہون طواف تیرا صنم
خلق جہان سے کچھہ نہین کار خوش رہو ہمسے یار ہزار
دامن نہین گرد طلب خویش و برادر چھوڑ گئے سب
سر کو اپنے کر پامال ہم تو چلے ہین تیڑہی چال
عشق مین ہیبت کہا قدم عالم ہو تو ہو برہم
پاس ہو تم یار رہو دور نظر مین آوے ہو منزلون

نادان سمجھا ہو دانا کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو
جلا دیا جون پروانہ کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو
کعبہ کہو یا بتخانہ کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو
راہی ہی بس وہ جانان کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو
در پر اوسکے مرجانا کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو
حال ہی اپنا مستانہ کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو
کاہیکو اب ہم شرمانا کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو
بہت سنا جگ مین افسانا کوئی کچھہ بولو کچھہ بولو

کاہیکو کسسے گفت و شنید سیکھے خدا عشق لگی دید
یگانہ ہو یا بیگانہ کوئی کچھہ بولو کوئی کچھہ بولو

جلد کرلے جو ارادہ ہو ترا بسم اللہ
قتل کے قصد سے آتا ہی تو آ بسم اللہ
ہاتھہ وہ کسکے یہ سر کسکا تو میرا صاحب
تشنہ خون ہی تری تیغ ادہر میرا گلا

ہو وا لطف ہو یا جور و جفا بسم اللہ
ہے قدم پر ترے سر میرا فدا بسم اللہ
بندہ مین تیرا مجھے عذر ہی کیا بسم اللہ
آب شمشیر کا پیاسا ہے گلا بسم اللہ

ذبح کر قید مین رکھہ یا مجھے آزاد بنا
جو رضا تیری وہی میری رضا بسم اللہ

ہم طبیبون سے نہین چاہتے دارو اپنی
درد کی اپنے ہمین بس ہی دوا بسم اللہ

صدق سے پڑہتا رہو دلمین تو ہردم خاموش
تیرے سب کام کا ہے عقدہ کشا بسم اللہ

دلبر ہے دل مین الحمد للہ
سب کچھہ ہے گھر مین الحمد للہ

دو جگ کا والی آکر بسا ہے
دل کے نگر مین الحمد للہ

وہ گو نہین پر ہے عکس اوسکا
اس چشم تر مین الحمد للہ

شکل نبیؐ کا شکل نبیؐ کا
سودا ہے سر مین الحمد للہ

تاثیر عشق خیر البشر کی
دل مین جگر مین الحمد للہ

جون مردمک وہ رہنے لگا
لخت جگر مین الحمد للہ

نور محمد جلوہ نما ہے
اپنی نظر مین الحمد للہ

ہے نور محمد صلے علے
شمس و قمر مین الحمد للہ

خاموش ہو کر دیکھا تماشا
حق کا بشر مین الحمد للہ

اور ہین سب خوش نخوش غمزہ و ستم واہ واہ
انکے کرم واہ واہ ہمپہ ستم واہ واہ

دیکھے جو اس یار کے ابرو کا خم واہ واہ
بھول گئے یار دیر و طاق حرم واہ واہ

چھوڑ کے اسلام کو عشق مین کافر ہوے
منہہ تو ہی قبلہ طرف دلمین صنم واہ واہ

ایسے مرے جینے سے موت جو ہو خوب ہے
نکلے جو اس کوچہ مین میرا یہہ دم واہ واہ

عاشقون کے واسطے دونون طرح سے مزا
وصل کا لطف واہ واہ ہجر کا غم واہ واہ

ہستی کی بستی مین تم آرہے ہو بیخبر
چھوڑ کے اصلی وطن ملک عدم واہ واہ

رہتا ہے خاموش کیون فکر گناہ سے تو ملول
بس ہے وسیلہ تجھے شاہ اُمم واہ واہ

کہا ہے قرآن مین نحن واقرب نہ سمجھو اس کو نقاب مین ہے
رکھا نہین وہ کسی سے پردہ خودی سے تو خود حجاب مین ہے

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
ہے ایک نکتہ کہ جسکا مطلب بیان ساری کتاب مین ہے

اگرچہ روشن ہے ماہ رخشان فلک منور زمین ہے نوران
نظر مین تیرے نہ آوے کچھ بھی تو اپنی ہستی کے خواب مین ہے

دماغ صاف ہو تو بو کو سونگھین کہین جو آنکھین تو سیر دیکھین
اوسی کی خوشبو تو عطر مین ہے اوسی کی رنگت گلاب مین ہے

جو خون کھا دے جگر جلا دے یہ عشق اوسکو مزہ دکھا دے
نہ کیف ایسی شراب مین ہے نہ لذت ایسی کباب مین ہے

مثال ماہی ہے حال اپنا رہے ہمیشہ درون دریا
خبر نہین ہے کہ آب کیا ہے اگرچہ ذرات آب مین ہے

تو پی لے خاموش جام وحدت نہ ہیچ قاصد نہ خط کتابت
درون سینہ یہ دل ہے تیرا سوال مین ہے جواب مین ہے

ہیچون کا تماشا ہم با چون و چرا دیکھے
کیا ظاہر و باطن کیا جلوہ نما دیکھے

کوئی شان جلالی ہے کوئی شان جمالی ہے
بتخانہ بھی اور کعبہ دونون مین خدا دیکھے

زاہد کو تمنا ہے دیدار کی محشر مین
دنیا مین جو ہم دیکھے عقبی مین وہ جا دیکھے

نابینا ہی یہان جو ہی نابینا وہان بھی ہی		دیکھا نہین جو اس جا جا کر وہان کیا دیکھیے

خاموش بھلا پھر تم کیون دور سمجھتے ہو
نزدیک ہے شہ رگ سے قرآن مین دیکھیے

صنم جو دلبر ہے اپنا ہیتم ہم اس کو جانے وہ ہم کو جانے
جدا ہے ہمسے یا ہیگا ہمدم ہم اسکو جانے وہ ہمکو جانے

ندا الست بربکم کی سماعت اپنے مین جبکہ پہونچے
جواب قالوا بلی کہ دیہے ہم ہم اُسکو جانے وہ ہمکو جانے

وہی ہے صانع وہی صنعت جو سوچ دیکھو کیا ہے حیرت
بنایا جس نے کہ شکل آدم ہم اوس کو جانے وہ ہمکو جانے

وجود اپنا اگر عدم ہے کہان کی شادی کہان کا غم ہے
نمود ہوتی ہے وہم عالم ہم اوس کو جانے وہ ہمکو جانے

ملا ہے گر ہم سے یار پیار کرتے ہین ہر دم بدم نظارہ
سرور وصل ہے نہ ہجر کا غم ہم اوسکو جانے وہ ہمکو جانے

تجدد امثال کو جو دیکھین تو دل مین کرخوب جبکہ سوچین
شفیع ہے رسول اکرم ہم اوسکو جانے وہ ہمکو جانے

نہین ہے احوال اپنا یکسان کبھو ہے شادان کبھو ہین حیران
کبھو ہے خاموش چشم پرنم ہم اوسکو جانے وہ ہمکو جانے

ہندو ہی کون شکل مسلمان مین کون ہی		حیوان ہے کون صورت انسان مین کون ہے
صحرا مین کوہ و بیابان مین کون ہے		گلشن مین کون باغ گلستان مین کون ہے

صورت جدا ہی سبکی مگر ایک ہی وجود
گل مین ہی کون خار مغیلان مین کون ہے
عاشق کو غم نصیب ہے معشوق کو خوشی
بلبل مین کون ہی گل خندان مین کون ہے
یہ عکس چشم یار مین وہ عکس زلف یار
سنبل مین کون نرگس حیران مین کون ہے
صوفی ہی کوئی باصفا اور کوئی بادہ نوش
مسجد مین کون محفل رندان مین کون ہے

خاموش دیکھ ارض و سما مین ہی کسکا نور
سورج مین کون ماہِ درخشان مین کون ہی

حور و غلمان چاہیے یارو نہ رضوان چاہیے
عاشقون کو راز اپنا جان جانان چاہیے
سیر کے خاطر نہین ہمکو گلستان چاہیے
ہم ہین دیوانے ہمین سیر بیابان چاہیے
منھ نظر آوے نہ آوے زلف کا سایہ بھلا
روز روشن ہو نہو شام غریبان چاہیے
طاقِ ابروے صنم ہے سجدہ گاہ عاشقان
کیا غرض آب وضو سے چشم گریان چاہیے
حفظ قرآن کوی کرے یا ورد خوان ہووے تو کیا
عشق مین پروانہ سا جانباز سوزان چاہیے
ناخدا سے استعانت کی مجھے حاجت نہین
اپنی کشتی کا فقط اللہ نگہبان چاہیے

واسطے عاشق کے ای خاموش ہر دم عید ہے
جان سے جانان پر اپنے ہونے قربان چاہیے

منصور کو جب سولی چڑہانیکے دن آئے
خوش تھا کہ مرا رتبہ بڑہانیکے دن آئے
گلشن میں ادہر گل کو ہنسانیکے دن آئے
بلبل کو ادہر رونے رلانیکے دن آئے
روشن ہوئے جب شمع تو پروانہ سے بولی
اب تیرے پر و بال جلانیکے دن آئے
کیون اوسکو وہ سرسبزی خرسندی کا عالم
کیون اوسکو یہ غمخوار بنانے کے دن آئے
پروانہ خوشی سے کہا قربان مری جان
جانان سے اگر میرے ملانیکے دن آئے

نیرنگی قدرت کا تماشا ہے جو سارا
دیکھو نہ کہو کیسے زمانے کے دن آئے

خاموش نہ دیکھے کبھی جو وصل کی صورت
جب تک کہ نہیں ہستی مٹانے کے دن آئے

قاصد کی التجا سے ہمیں کب پیام ہے
جانان سے دل ہمارا تو خود ہمکلام ہے

اسلام و کفر دونوںکا اس دل سے ہی ظہور
بتخانہ ہی یہی بیت الحرام ہے

مستون کی جو نماز ہی ہوش و خرد سے دور
سجدہ سجود ہے نہ قعود و قیام ہے

چاہے ہی کوئی طوبی کوئی قد یار کو
چاہت ہی جسکی جیسے اوسے وہ مقام ہے

منہ پر کبھو خیال کبھو دھیان زلف مین
عاشق کی صبح ہی یہی اور یہی شام ہے

عشاق چشم یار جو ہین ایسے بیخبر
ساقی کدھر ہے بادہ کدھر کیسا خام ہے

خاموش کو تو خوف نہین پلصراط کا
شاہِ نجف امیر عرب پیش امام ہے

تحیر مجھے ہی تیری جستجو ہے
تو آئینہ سا خود مرے روبرو ہے

تجھے جبکہ ڈھونڈا نظر آپ آیا
عیان ہو نہین تجھہ مین نہان مجھ مین تو ہے

بسا ہی وہ بیرنگ ہر رنگ مین ہے
رگ و ریشہ گل مین جسطرح بو ہے

کرے قتل گر ہمکو انکار کب ہے
وہ تلوار کس کی یہ کس کا گلو ہے

بھلادے تو اب مجھسے ای میرالصاب
بھلی یا بری دل مین جو آرزو ہے

خدا اپنا حافظ ہی پھر خوف کیا ہے
نہ دشمن ہی کوئی نہ کوئی عدو ہے

جو سب حق کی حق ہی تو خاموش ہو جا
انا الحق کی تیری عبث گفتگو ہے

تیر نظر سے تیر اعجب اثر ہے — روبرو آیا سو وہ نخچیر ہے

عاشقان روتے ہین کوئی ہنستے ہین — دونو طرف یار کی تاثیر ہے

غیر خدا کون ہے حافظ مرا — مان ہے اگر باپ ہے یا پیر ہے

دل ہوس تو جلا عشق مین — کیمیا تو ہے تو ہی اکسیر ہے

لیلی اگر دیکھے تو مجنون بنے — جادو بھری کیا تری تصویر ہے

ناصح خاموش تو رہ کچھ نہ کہہ
جو مری تقدیر سو تدبیر ہے

مکان دل مین تو مسند نشین ہے — منور تجھ سے سب روے زمین ہے

کوئی کعبہ مین اور کوئی دیر مین جا — خلایق ڈھونڈھتی ہر ہر کہین ہے

یہ دل نے ایسی کچھ پائی ہے وسعت — کہ جسکے آگے پست عرش برین ہے

جو نابینا ہو دن کو رات جانے — بھلا سورج تو پوشیدہ نہین ہے

مثال شمع خوش جلتا ہے خاموش
تری محفل مین جان تو ہے وہین ہے

مثال تن ہون مین تو مثل جان ہے — جدائی تجھہ مین اور مجھہ مین کہان ہے

کوئی دم کا گذارا اب یہان ہے — قدیمی گھر ہمارا لامکان ہے

اگر ہون مین ہون مین نہین ہون — یہ مین بھی سیری سب تیرا بیان ہے

مجھے وے عشق کا سودا اٹھادے — مری ہستی کی جو ساری دکان ہے

یہان آئے تھے پینے بیش و بیس سب — روان ادھر کو ہر پیر و جوان ہے

شراب بیخودی مجھکو پلادے — بھلا دے دل مین جو سود و زیان ہے

اگر خاموش ہون یا ہون مین گویا
دہن میرا ہے سنے میری زبان ہے

تونکر اپنے لئے تدبیر اپنے ہاتھ سے
قلب اپنا صاف کر لے سونا روپا ہی ہی
گبر سے کہہ رام رام اور شیخ صاحب کو سلام
عاشقون کے رمز جاہین گر گرام انکا نہین
گور پر مجنون کے لیلے جاوے جب دامن کشان
ہی ادب منظور تجھکو تو سمجھ اپنا گناہ

کام کرتی ہی تری تقدیر اپنے ہاتھ سے
پھینکدے پارس بھی اور اکسیر اپنے ہاتھ سے
حق نے کھینچی ہے یہی تصویر اپنے ہاتھ سے
کیا ہی طاقت جو کرین تحریر اپنے ہاتھ سے
لاش نکلیگی کفن کو چیر اپنے ہاتھ سے
گو نہین کرتا ہے تو تقصیر اپنے ہاتھ سے

دامن آلودہ اگر خاموش ہے تو کیا عجب
پاک کردین حضرت شبیر اپنے ہاتھ سے

دوستی مین ترے ہر چند دل آزاری ہے
جان قربان کرون اور صحت تن اور ایمان
دل تو چاہتا ہی محبت مین تری ہو سو ہو
عشق کے کوچہ مین دل نکلا خدا جانے کہین
باغ کی سیر کو بھی جا ہے تو آ دیکھو

کفر ہے گر مین کہون یار ستمگار ہی ہے
پس مبارک ہو مجھے یہ عشق کی بیماری ہے
پہلے کافر تو ہو بعد کو دیندار ہی ہے
ہاتھ اوس کے نہ بکے جسکی خریداری ہے
داغ فرقت ہے مرے سینہ مین گلکاری ہے

کار دنیا سے معطل ہا مجھے کردے خاموش
بیخودی اپنی تو دے عین ہشیاری ہے

علم ظاہر داستانی اور ہے
وعظ و پند علمانی اور ہے

علم اسرار نہانی اور ہے
حال و قال صوفیانی اور ہے

عارفون کی راز دانی اور ہے — عاشقون کی لن ترانی اور ہے

جلوۂ حق حق ہی ہر ہر شان مین — اپنی اپنی آن بانی اور ہے

زور جسم و علم ظاہر پر نہ جا — سیر ملکِ لامکانی اور ہے

خضر سے چاہین نہ ہم آبِ حیات — اپنی عمر جاودانی اور ہے

جو ہین خوبان جہان سب خوب ہین — اپنا وہ دلدار جانی اور ہے

روبرو ظاہر توجہ ہو نہ ہو — دل سے دل کی مہربانی اور ہے

آبداری تیغ آہن کی ہے اور — خنجر ابرو کا پانی اور ہے

پیر کامل کا تصور خوب ہے — عشق حسن نوجوانی اور ہے

فکر مین خاموش کے ہی اور کچھ
گفتگو اب بے زبانی اور ہے

آئینِ جورِ یار جو ہی مہربانی ہے — ظلم و ستم بھی ہی تو کرم کی نشانی ہے

چین بر جبین ہی ظاہر اخلاص دل کی بیچ — معشوق کی بھی الفت عاشق نہانی ہے

آپس مین کیون جھگڑتے ہو ای شیخ و برہمن — دیر و حرم کا سمجھو تو بس ایک بانی ہے

ہر رنگ سے نمود ہی کون و مکان مین کون — بیرنگ ذاتِ پاک اگر لامکانی ہے

وضع وجود اپنا مثال حباب ہے — ٹوٹے اگر حباب تو پھر کیا ہی پانی ہے

دانا مزاج ہو تو فقط اک اشارہ بس ہے — نادان کو لہو لعب ہے اور قصہ خوانی ہی

خاموش حق کی یاد بہر حال خوب ہے
ذکر خفی و قلبی اگرچہ زبانی ہے

عاشقون کے درد کی دارو دہان آہ ہے — درد ظاہر کے لئے فکر طبیبان اج رہی

دلق پر اپنے نہ کیجو فخر ای زاہد بھلا
ظاہر امخلوق کل آدم کی صورت ہے ولے
عشق کے بازار مین بکتے ہاین سو اگرچہ سب
روتے ہین الفت مین سب ہر مرتبہ یکسان کہان
درد دل کیواسطے پوچھون حکیمون سے مین کیا

جسم و تن مجذوب کا بی عیب یان اور ہی
غور کر باطن ہی کوئی دیکھو تو انسان اور ہی
خواجگان چشت کی کچھ گرم دوکان اور ہی
ابر باران اور ہی اور ابر نیسان اور ہے
بے کمان نہ لے تیر کا یہ زخم پیہان اور ہے

جان جانان پر کرے قربان جو خاموش ہو
بدلے اوس کے جان کے موجود سو جان اور ہی

گل ہنسا تو ہنسا دیا کس نے
شمع پروانہ کو جلاتی ہے
خواب مین شب کو آ زلیخا کے
شیخ اور برہمن ہنین سمجھے
آگ مین جب گرے خلیل اللہ
منہ سے منصور کے انا الحق کو

رویا بلبل رولا دیا کس نے
شمع کا دل جلا دیا کس نے
شکل یوسف دکہا دیا کس نے
دیر و کعبہ بسا دیا کس نے
ڈالا کس نے بجہا دیا کس نے
کہا کس نے سزا دیا کس نے

ہے وہی تو سمجھ لے بس خاموش
تجھکو عقل رسا دیا کس نے

میری حالت مرا خدا جانے
عاشقی کا وہی مزا جانے
لگی بیماری عشق کی جس کو
اوس نے ہم سے چھپا لیا منہ کو

جان و دل کی وہ دلربا جانے
خون دل اپنی جو غذا جانے
موت ہی اپنی بس دوا جانے
جیسے ہم اپنا آشنا جانے

جسکا نسخہ ہو کتابوں میں نہ
اوس کی دارو حکیم کیا جانے

رُخ ادہر کو نہیں ہے جن جن کبہین
کچھہ نہ کچھہ میری وہ خطا جانے

وہ بھی راضی ترے سے ہی خاموش
راضی ہو اوس کی جو رضا جانے

کوئی غم ہجر میں بیٹھے کہڑا روتا ہے
کوئی شب وصل میں ہنستا ہی پڑا سوتا ہے

زور زاری سے نہ کچھہ زر سے ہو مطلب حاصل
اپنی قسمت کا لکھا ہی جو وہی ہوتا ہے

کانٹے بوئے کہے پہل کہاؤن تو کیونکر کہاوے
میوہ کہاتا ہی وہی جیسا کوئی بوتا ہے

کہیل میں طفلی جوانی گئی شہوت میں
عمر کچھہ باقی ہی اوسکو بھی عبث کہوتا ہے

جاکے دکہلائیگا منہہ اپنا میاں کیا وہان
داغ عصیان کی سیاہی تو نہیں دہوتا ہے

آیا جس کام کو ہشیار ہو کرلے وہ کام
دن نکل آیا ابھی تک تو پڑا سوتا ہے

عشق کی راہ نہیں فخر سب ہی خاموش
پیر زادہ ہے کسی شیخ کا گو پوتا ہے

کہو اوس یار سے کیون ایسا ستاتا ہی مجھے
آپ آتا بھی نہیں اور نہ بلاتا ہی مجھے

مین تو ہون بندۂ درگاہ ترا اے صاحب
در بدر کا ہیکو ہی جا بجا پہراتا ہی مجھے

دست بستہ ہون ترے رشتۂ الفت کا میان
تو جدہر چاہتا ہی کہینچے لیجاتا ہی مجھے

حال اوسکا مرا یون جیسے کہ گل اور بلبل
آپ خود ہنستا ہی ہر بار رولاتا ہی مجھے

شمع پروانہ سے بولی مین جلائی تجھکو
مین جلتی ہون کہو کون جلاتا ہی مجھے

ستم یار کرم جان کے ہون مین خاموش
شکوہ اوس سے جو کرون کچھہ نہیں بہاتا ہی مجھے

بوالہوس کو محفل جانان مین جانا منع ہے
مثل پروانہ مگس کو پر ہلانا منع ہے

کون کہتا ہے کہ اوس میدان مین جانا منع ہے
عشق کے مقتل مین جا پونچھ پھرانا منع ہے

شیخ صاحب مت رکھو الفت بتون کی دل مین تم
خانہ اللہ کو بتخانہ بنانا منع ہے

ہے روا کہنا انا الحق جو کبھی منصور سا
منع ہے فرعون سا اپنا جتانا منع ہے

قاصد اوس یار سے کہدیجیو تم آتے نہین
آنا جانا منع ہی کیا خط بھی بھیجانا منع ہے

ظاہرا اوس جسم سے تو آپ آ ملتے نہین
خواب مین بھی کیا ہمین صورت دکہانا منع ہے

دیکھے جب شبنم رخ گل سے کہا بلبل نے یون
ای گل خندان تجھے آنسو بہانا منع ہے

چشم جادو سے کوئی بیمار ہو کر مر گیا
قبر پر کب اوس کے نرگس کو چڑھانا منع ہے

ہے مثل مشہور ای خاموش دل سے دل کو راہ
دل بروں کا عاشقون کا دل دکہانا منع ہے

ہم گرچہ نہین لایق در یار تمہارے
مشہور تو ہین بندۂ سرکار تمہارے

اچھے نہ ہین نزدیک تو برے جائین کدہر
گل ہین تو تمہارے وگر خار تمہارے

زندہ کو تو مردہ کرین اور مردہ کو زندہ
ہین دونو صفت آنکھون سے اظہار تمہارے

مقتل مین جو آؤ تو نہ لو ہاتھ مین شمشیر
بس کرتے ہین دو ابروے خمدار تمہارے

یوسف کی تو عاشق تھی فقط ایک زلیخا
یوسف سے ہزارون ہین خریدار تمہارے

ہم ایک نہین تیر نگہہ کے زخمی
بہتیرے ہین ان چشمون کے بیمار تمہارے

خاموش نہین قابل محفل ہے کسی طور
رہنے دو اسے بس پس دیوار تمہارے

ادہر وہ خنجر ادہر مرا سر ادہر تو ہی ہے ادہر تو ہی ہے
وہ کس کا ہے سر یہ کس کا خنجر ادہر تو ہی ہے ادہر تو ہی ہے

نہ جان میری نہ تن ہے میرا تو میرا صاحب مین بندہ تیرا
ہوا مین راضی تری رضا پر ادہر تو ہی ہے ادہر تو ہی ہے

کرم کرے تو کرم بجا ہے ستم کرے تو ستم روا ہے
جو دل مین آوے ترے ہے بہتر ادہر تو ہی ہے ادہر تو ہی ہے

کہان ہے یوسف کہان زلیخا تھی کس کی صورت جو خواب دیکھا
ہے کون عاشق ہے کون دلبر ادہر تو ہی ہے ادہر تو ہی ہے

کدہر وہ لیلی کدہر وہ مجنون غم جدائی سے بنکے محزون
پھرے ہے بر مین جو مجنون بنکر ادہر تو ہی ہے ادہر تو ہی ہے

ادھر ہے دریا مین جبکہ طوفان تو آپ حافظ ہے اور نگہبان
اگر ہے طوفان وگر ہے لنگر ادہر تو ہی ہے ادہر تو ہی ہے

نہین ہے احوال عشق یکسان کوئی ہے خاموش کوئی ہے نالان
کوئی ہے ساکت کوئی ہے مضطر ادہر تو ہی ہے ادہر تو ہی ہے

اوڑہی فلک نے اگر کبھی چادر سحاب کی
ہرگز نہین ہے چہپنگی جہلک آفتاب کی

مخمور مست ہین جو صدائے الست سے
چاہت نہین ہے انکو شراب و کباب کی

ارض و سما مین نور محمد ہے جلوہ گر
ہے روشنی جو مہر کی یا ماہتاب کی

خوشبو نہو تو کیون کہے یہ گلاب ہے
صورت جو آب کی ہے وہ صورت گلاب کی

اصل وجود ذات سے کب غیر ہے صفات
ہستی جو آب کی ہے وہ ہستی حباب کی

دل عاشقونکا ہین رہا ہی سوز عشق مین
ہر دم ہے اوسکے مغز مین خوشبو کباب کی

حامی شفیع اپنے ہین خاموش کیا ہی غم
محشر مین جبکہ ہوگئی پرسش حساب کی

یا بھلائی کر چلے ہم یا برائی کر چلے
جو لکہا تھا اپنی قسمت مین وہی ہم کر چلے

شمع اور پروانہ دونو عشق کی آتش مین جل
کسطرف جاتے ہین دیکہو ہونکے خاکستر چلے

مین کہان یوسف زلیخا لیلی و مجنون کہان
عشق باقی رہگیا دونون گئے بس مر چلے

ساقیا دل سے بہلا دے گردشِ دوران کا غم
جب تلک دم چل رہا ہے جام مے بھر بھر چلے

عاشقون کو خوف دوزخ ہی نہ جنت کی خوشی
راضی ہین دلبر جدہر کو چاہے اودہر چلے

کوچۂ جانان مین جا خاموش ہوا ہی صید دل
تڑپو مت حلق پر تیرے اگر خنجر چلے

اگر ہم تمہارے گنہگار ٹھہرے
ہمارے مگر آپ غفار ٹھہرے

خفا ہونا خوش ہونا ہر بار کیا ہے
جو کچھہ ٹھہرنا ہو سو ایکبار ٹھہرے

ہوا حکم موسے کو جب لن ترانی
تو پھر کون خواہان دیدار ٹھہرے

جو دل چاہے بخشو نہ بخشو اے صاحب
یہ بندون کے صاحب تو مختار ٹھہرے

ملے کیسے ہی پیچ مین قعر دریا
ادہر وار ہم ٹھہرے تم پار ٹھہرے

برے ہین تو ہم ہین بھلے ہو تو تم ہو
جو گل آپ ٹھہرے تو ہم خار ٹھہرے

اے خاموش فریاد رس کون ہووے
ستمگار جب یار دلدار ٹھہرے

انسان کو اک غم بھی وہ غم اور ہی کچھ ہے
موسیٰ کو سلامت رکھا گو وہ طور جلایا
محراب حرم سے پھرے زاہد کا نہ کیون رخ
کعبہ مین گیا حج کیا اب دل کو صفا کر
بت کی نہ پرستش کرو ای برہمنو تم

آزار محبت کا الم اور ہی کچھ ہے
معشوقون کے غمزے کا ستم اور ہی کچھ ہے
اوس شوخ کے ابرو کا وہ خم اور ہی کچھ ہے
ای شیخ ترے دل کا حرم اور ہی کچھ ہے
خود شکل تمہاری یہ صنم اور ہی کچھ ہے

بندہ تو خدا کا ترا دم بھی ہے خدا کا
خاموش رہو دیکھو یہ دم اور ہی کچھ ہے

دل سے دلبر ہمارا ہمدم ہے
قبلہ رخ ہون کرون کدہر سجدہ
عشق کا جب سے مین کیا سودا
باطنی مہربانی ہر دم ہے
آگ سے دل بہا ہے جاتا ہے
ہے سدا غم مین عاشق مولا

تن سے جسطرح جان باہم ہے
رو برو طاق ابرو سے ہم ہے
دل کا اسباب سارا یہ ہم ہے
گو ملاقات ظاہری کم ہے
شکل دیکھو تو دیدۂ نم ہے
بوالہوس کو فقط محرم ہے

شکوہ مت کر تو چپ رہو خاموش
عشق کے درد و غم کا کیا غم ہے

اوٹھاؤ عشق کا پردہ چلے چلو تو سہی
ملیگا تم سے تمہارا وہ یوسف دوران

صفا ہے عشق کا رستہ چلے چلو تو سہی
مثال چاہ زلیخا سے چلے چلو تو سہی

چلے ہی ناقۂ لیلیٰ ابھی تو ہین مجنون — برہنہ پا سوے صحرا چلے تو سہی
مکین سے ظاہر المنا اگرچہ مشکل ہے — مکان دیکھ لو اوس مکان چلے چلو تو سہی
بھروسہ بیٹہ کا کشتی کا ناخدا کا نہ کر — نہ آپ ہادی ہی مولا چلے چلو تو سہی
برے بھلے ہین جو ہین اوسکی کچھ نہ سنو — ہم اوس کے موج در دریا چلے چلو تو سہی

گناہ اپنے ہین بہتیرے ہوئے دو خاموش
بڑا ہے فضل کا دریا چلے چلو تو سہی

مخمس حضرت شاہ خاموش صاحب بر غزل امیر خسرو
در شان حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ

حسن ازل جب پردۂ امکان ہین کی جلوہ گری — نور احد احمد بنا احمد سے ہی صورت تری
خواجہ معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری — ای چہرہ زیبای تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت می کنم در حسن زان زیبا تری

سب خاندان چشتیہ کی آپکو ہی سروری — شمس و قمر حور و ملک انسان کیا ہین اور پری
سب گرد ہین پامال ہین کیا کر سکے کوئی ہمسری — تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

کیا وصف کیجے آپکا ای نائب خیر البشر — ندا حبیب اللہ تھا آپ کی پیشانی پر
ہر چند دیکھا خوب سا ہین اپنے ولیکن غور کر — ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوبتر

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

تھی نور حق سے آپکے رخسار پر ایسی چمک
سجدہ ہزار عالم ہوے روز ازل سے اب تلک
خورشید جب ہو روبرو ذرہ بنے اوسکی جھلک
تا نقش بند و فلک کس را نداده این نمک

حوری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

مخلوق ہیں جتنے کہ سب ہندو مسلمان کوئی ہو
چاہو جسے بسمل رکھو اور چاہو جسکی جان لو
بندہ ہی بنجاتا ہے وہ بس روبرو آتا ہی جو
عالم ہمہ یغماے تو خلق خدا شیدای تو

اے نرگس رعناے تو آوردہ رسم کافری

صورت تری صورت مری گرچہ بظاہر ہی جدی
ہستی مری جب اوٹھ گئی پھر کب ہی میری خودی
نیکی طرف سے ہی ترے میری طرف سے ہی بدی
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگرے

کوئی برہمن یا شیخ گر دیکھے تری صورت صنم
مشرق سے لے مغرب تلک عرب و ہند اور عجم
زنار تسبیح توڑ دین اور چھوڑ دین دیر و حرم
آفاق ہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

مشکل کشائی کیجئے ای ابن علی مشکلکشا
خاموش ہوں لاچار ہوں جاؤں کہاں بیدست و پا
ہوں شامت اعمال سے حرص و ہوا میں مبتلا
خسرو غریب است از تو جدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری

ایضاً

ترے ملنے کا ہی دلمین مجھی اشتیاق بیحد
گئی ہیلے سب نحوست میری بخت بد ہین سعد
یہی آرزو ہی دل کی یہی دل کا میرے مقصد
خبرم رسید امشب کہ نگار خواہی آمد
سر من فدای راہے کہ سوار خواہی آمد

ترے عاشقان صادق کئے مال و زر کو تلف
ترے راہ مین منتظر ہو کھڑے باندھ باندھ کر صف
تری ناوک نظر کا کئے جان جو دل کو ہدف
ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف
بہ امید آنکہ روزے بہ شکار خواہی آمد

تپ ہجر سے اگرچہ مرا دل ہوا ہے بریان
کبھو ہوگا سایہ افگن مرے قبر پہ وہ دامان
مرے دل کو بس یقین ہی مزار اسکا پایگا ہان
کشتۂ عشق دارد نگذاردت بدینسان
بجنازہ اربیائی بہ مزار خواہی آمد

نہین جینے کی ہی شادی نہین مرنیکا مجھی غم
یہی عرض و التجا ہی سنو قبلہ گاہ عالم
یہی آرزو کہ نکلے تری روبرو مرا دم
بلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازانکہ من نمانم بہ چہ کار خواہی آمد

تری ہمدمی کا جانا ہی عبث جو مارے کوئی دم
میان بندگو نہ اپنے کرو ظلم اور ستم کم
بجا ہے مارے یا جلاوے تری ہاتھ سبکا ہی دم
ہمی مست خواب مردم کہ تو مینخوری دمادم
مخور این قدر کہ فردا بہ خمار خواہی آمد

چلے جاؤ عشق کی راہ کرو خاموش تم تکدو
سنے قول امیر خسرو لگی دلمین رہنے دو تو
ڈرو مت بہت ہے آفت نہین ایک دو نہ دو سو
بیک آمدن ربودی دل و دین و صبر خسرو

چہ شود اگر ببینیان دو سہ بار خواہی آمد

مخمس بر غزل جامی رحمۃ اللہ علیہ

سرورِ عالم جنابِ پاک ختم المرسلین
خلق حیران ہی تمہارا دیکھ وہ نور جبین
ہی عرب کی شکل مین کیا شانِ رب العالمین
عارضست این یا قمر یا لالۂ احمر است این
یا شعاعِ شمس یا آئینۂ دلہاست این

کفر اور دین دونون تابع ترے ای شاہِ زمن
عکسِ کاکل کے تلے بستا ہی کفرِ برہمن
عکسِ روے پاک مین ہی دین سومن کا وطن
زلفِ تو زنجیر یا قلاب یا مشکِ ختن
سنبلِ تر یاسمن یا عنبر سار است این

آپ جب پیدا ہوی ظاہر ہوئی بنیادِ خلق
آپکی قہرِ نظر سے حشر مین برباد خلق
آپکی مہرِ نظر ہے باعثِ ایجادِ خلق
چشم جادو دست یا آہوست یا صیادِ خلق
یا دو بادام سیاہ یا نرگس شہلاست این

وقتِ شب جب کھولکر لب آپ کرتی تھی بات
خضر جب دیکھے وہ لب تو زندگی سے دہوتا ہات
نور سے دن تھا انکی زلفکی شکل بنجاتی تھی رات
حقۂ لعل است یا سرچشمۂ آبِ حیات
یا دہن یا میم یا طوطی شکر خوار است این

عرش و کرسی لامکان ہی آپکا ہی وہ مکان
آے ہین بہرِ زیارت کہتے ہین کروبیان
روضۂ اطہر مدینے مین بنا ہی گر یہان
کوئے تو کعبہ است یا خلدِ برین یا بوستان

یا گلستان ارم یا جنت الماوای ست این

عرش سے لے فرش تک جتنے کہ ہین سب خاص عام
حسن یوسف آپکے ہی حسن کا بیشک غلام
آدم و جن و ملک آپس مین کرتے ہین کلام
روی تو خورشید تابان ست یا ماہ تمام
یا فرشتہ یا پری یا شوخ بے پرواست این

اس سخن ہای سخن کو تری ہے نسبت کہان
عاشق حضرت ہے یہ ای خامہ تا بیشک بے گمان
جامی صاحب جو لکھی وصف سراپا کا بیان
طوطی شیرین زبان یا قمری باغ جنان
بلبل بے خانمان یا جامی شیدا ست این

مخمس بر غزل مولوی امجد رحمۃ اللہ علیہ

شہ رگ سی تو نزدیک ہی قرآن مین دیکھا
جب غور سے کیا غور تو ہر شان مین دیکھا
ہمدم تجھے ہر تن مین ہر اک جان مین دیکھا
گہ ماہ مین گہ مہر درخشان مین دیکھا
گاہ گل مین گہے شمع شبستان مین دیکھا

الآن کما کان عجب تیرا ہے نقشا
پلایا ہی تجھے وہ جو کوئی آپ کو کھویا
حیران ہین تری فکر مین سب عاقل و دانا
از بسکہ ہے نیرنگ تری حسن کا جلوہ
ہر آن تجھے ہم نے نئی شان مین دیکھا

ہوئے گو اولو العزم ہوئے موسی و عیسی
ای ختم رسل کیون نہو رتبہ ترا اعلی
جو وصف تمہارا تھا خدا جانے وہ کیا تھا
سنتے تھے جیسے یار ہم اعجاز مسیحا

وہ معجزہ تیرے لب خندان مین دیکھا

کعبہ تو اوسی نور جمالی سے ہی روشن
ہی خاص مکان اوسکا اے خاموش ترا تن
بتخانہ اوسی شان جلالی کا ہی مسکن
پھرتے ہین جسے دہونڈھتے سب شیخ و برہمن

امجد نے اوسے حضرت انسان مین دیکھا

مخمس بر غزل مغربی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

احد بن آیا جسدم نور احمد
کیا جب جوشش انوار محمد
نہ تھی حوّا نہ آدم جدّ امجد
ز دریا موج گوناگون بر آمد

ز بیچونی برنگ چون بر آمد

جب اوس کے مہر کی ہو جائے تائید
دیا فرعون کو غم موسی کو تھی عید
بنے خورشید ذرہ ذرہ خورشید
چو نیل از بہر قومے آب گردید

برائے دیگران چون خون بر آمد

بھلا جاتے رہے کیونکر نہ یہ سد
یہان چون و چرا اپنی ہے بیخود
کہ ہے گلزار تن مین روح ہدہد
چون این دریائے بیچو موج زن شد

حباب آسمان بیرون بر آمد

ارادہ جب کیا نقاش بے چون
کہا کن ہو گیا نقشہ دگرگون
نہ تھی لوح و قلم سوچا نہ مضمون
چو یار آمد ز خلوت خانہ بیرون

ہمون نقش درون بیرون بر آمد

سلیمان کو ہوا جب عشق بے حد — سوے بلقیس خط لے پہنچا ہدہد
وہی عاشق وہی معشوق ہے خود — گہے در کسوت لیلی فرو شد
گہے در صورت مجنون بر آمد

ہوا جسوقت حکم حق دوبارہ — لیا بار امانت سر پہ سارا
ملک الموت نے مارا یہ نعرا — اگر انسان نکردی آشکارا
کلام کنت کنزاً چون بر آمد

چمن مین دیکھ حسن گل کا عالم — ہوا دل بلبل شیدا کا برہم
کبھی خوش ہی کبھی ہے چشم پر نم — ازین دریا بدین امواج ہمدم
براے گوہر مکنون بر آمد

میان خاموش دیکھو ابتدا سے — ہر اک شاعر کو ہے نسبت خدا سے
لکھا کوئی نہین ان صوفیا سے — چو شعر مغز بے در ہر لباسے
بغایت دلبر و موزون بر آمد

مخمس بر غزل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

پریرو کا ہوا سودا پریشان حال ہون ہر دم — متاع دل دیا ہون مین نہ کیون ہو دل مرا برہم
جو جی چاہے سو کہتے ہین ہر اک مخلوق اور عالم — نہ من بیہودہ گرد کوچہ و بازار می گردم
مذاق عاشقی دارم پے دیدار می گردم

نہ شادی کی مجھے شادی نہ غم کا ہی مجھے کچھ غم — محبت کا مین بندہ ہون مرا مستی کا ہی عالم

میرا تو سجدہ گاہ وہی ابروے دلدار کا ہی خم
شراب شوق می نوشم بگرد یار می گردم

سخن مستانہ می گویم ولے ہشیار میگردم

پہنچوں گا بحر گوہر گر ہوا ہے تیرا آسرا گردان
کبھی اللہ بھر دیگا در مقصود سے داماں

خدا بس اپنا حافظ ہے اگر ہیں موج اور طوفان
ہزاران غوطہ زن خوردند درین دریاے بی پایان

براے گوہر معنی بدریا قعر می گردم

برا ہوں میں تو تیرا ہوں بھلا ہوں میں تو تیرا ہوں
میں اب خاموش بیٹھا ہوں زبان سے کہہ نہیں سکتا

وسیلہ کوئی نہیں مجھکو سوا تیرے مرے مولا
بیا شاہا عنایت کن تو مولانا ے رومی را

غلام شمس تبریزم قلندر وار می گردم

مخمس بر غزل قطب عالم عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

اگرچہ بیرنگی بصد رنگ پدیدار آمدی
گاہ گشتی شیخ با جبہ و دستار آمدی

گہ بشکل رند عریان مست سرشار آمدی
آستین بر رو کشیدی ہمچو مکار آمدی

با خودی خود در تماشا سوی بازار آمدی

صورت شیرین شدی با شکل دلدار آمدی
عاشق زار آمدی خود یار غمخوار آمدی

صورت فرہاد گشتی خود بکوہسار آمدی
در بہاران گل شدی در صحن گلزار آمدی

بعد ازان بلبل شدی با نالہ و زار آمدی

طالب اعجاز خود گشتی شدی خود معجزا
نور بر کوہ طور گشتی خود شدی حیرت فزا

خود عصا گشتی بدست موسی بخشیدی عصا
خویشتن را جلوہ کردی اندرین آئینہ ہا

آئینہ بر ہم نہادی خود باظہار آمدی

ذات بیچون بیچگون خود می کنی چون و چرا
گیست آن گفتہ انا الحق کیست آن دادہ سزا
خود انا الحق گفتی خود گفتی انا الحق ناروا
نور منصور از کجا و دار منصور از کجا
خود زدی بانگ انا الحق بر سر دار آمدی

گوش کن خاموش ارشاد جناب رہنما
قطب عالم صابری خاندان چشتیا
باغبان گلشن توحید و اسرار خدا
گفت قدوسی فقیرے در فنا و در بقا
خود بخود با ذات خود زان گر نمودار آمدی

خمسہ بر غزل حضرت قدسی رحمۃ اللہ علیہ

پھر عشق کے آزار کا پیدا ہوا دل مین خلل
ہی بیکلی دلبر مرے بس ہے نہایت آجکل
دیکھا وہ جادوگر مجھے شاید گیا ہی کچھ عمل
دارم دلے اما چہ دل صد گونہ حرمان در بغل
چشمے بخون در آستین و اشک طوفان در بغل

بو زلف کی تیری کہین سونگہین ہین ہے آہو ختن
تعریف خوشبو کی تری ایسی ہی کچھ اے گلبدن
حیران پریشان پھرتے ہین جا دشت میں دیوانہ بن
باد صبا گر بگذرد از کوے تو سوی چمن
گل غنچہ گردد تا کند بوے تو پنہان در بغل

مین دس کمان ابرو سے اکدن ہو گیا تھا روبرو
مرہم لگانا کس جگہ کس جاے پر کرنا رفو
تیر نظر سے چھد گیا اچھا نہووے گا کبھو
نازم خدنگ غمزہ را کز لذت آواز او

مرہم جراحت ہاے دل در دیدہ پیکان در بغل

مستونکی حالت پوچھو مت وہ جیتے ہی جی مر گئے
کوئی زرد رو آئینگے غمخوار بن روتے ہوئے
وہ لوگ ہنستے آئینگے جو کام نیکی کے کر
روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ

من نیز حاضر می شوم تصویر جانان در بغل

اپنے گناہ کیا مال ہین دریاے رحمت ہی بڑا
خاموش ہو کیجیو مت کہو تو یہ سخن کہتا ہی کیا
دلمین تو اپنے کر یقین حافظ ہی بس اپنا خدا
قدسی ندانم چون شود سوداے بازار جزا

او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل

خمسہ بر غزل نظامی رحمۃ اللہ علیہ

نیک کہو بد کہو کوئی کچھ کہو
شمس و قمر حور و پری ہین یہ جو
عشق کا مین بندہ ہون جو ہو سو ہو
اے مہ ترکان ہمہ ہندوے تو

دور بود چشم بد از روے تو

ملک تیرا خلق جہان سب تیرے
دیکھ تجھے مرگیا مین جیتے جی
چھوڑ کہان جاؤن مین تیری گلی
تیر چرا بر من مسکین زدی

نیست مرا طاقت بازوے تو

باغ مین گل رہتا ہے خندان دہن
ہوتا ہے معشوقون کا یون ہی چلن
بلبل آشفتہ ہے بس نالہ زن
شوخی و پرفتنہ و پیمان شکن

کس چہ کند با تو با خوے تو

خوف سے دوزخ کے نہین دردمند
دام محبت مین ہون بند
راحت بھی نہین ہے ہمکو پسند
پلہ چو در حشر بمیزان نہند

خلق بہ جنت رود و من نگرم سوے تو

تم ہو بلا میم اے احمد احمد
کیون نہین خاموش سبھی نیک و بد
حکم تمہارا ہے کرے کون رد
بر در تو کیست کہ دم می زند

بندہ نظامی دعا گوے تو

ایضاً

تھی فقط اونکو نبوت جو ہوے پہلے نبی
میم کے پردہ مین خود آپ احد ہی مخفی
احمدا آپ کے خاطر تو خدائی ہی سبھی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فداے تو عجب خوش لقبی

آپ مین ذات خدا مین ہی عجب راز و نیاز
پھونچے اک دم مین سر عرش پہ ہو گئی دمساز
پر فرشتون کے جہان پر جلین وہان کر پرواز
تو ہمائی کہ ترا عرش شدہ پا انداز

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

حشر برپا ہوگا جب آویگا سورج سر پر
اُمتی اُمتی فرماوگے تم یا سرور
نفسی نفسی ہے پکارینگے وہان پیغمبر
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

دلمین شوق زیارت ہی مدینہ دنرات
خضر صاحب کو بھی ظلمت مین ہوئی تمسے نجات
ہم ہین معذور وہان آنہین سکتے ہیہات
ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات

لطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی

کسقدر آپکے درگاہ مین ہی جاہ و حشم
پاک کوچہ مین رکھون کیسی مین ناپاک قدم
دار بان آپکا جبریل ہے فخر عالم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوی تو شد بے ادبی

گلشن ہستی مین جب پیدا ہوے خیر الانام
دین سے تازہ ہوا ملک عرب روم و شام
کفر کی بیخ و ثمر سب ہو گئے خشک تمام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

بندہ خاموش گنہ گار نہایت عاصی
کیون نہین کرتے دوائی مری درد دلکی
اپنا دار الشفا سمجھا ہے مدینہ کی گلی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پے درمان طلبی

تمت

اشتہار

کتب اسے ذیل طبع جدید کی جن حضرات کو خواہش ہو وہ

مشتہر سے طلب فرمالین۔

حدیقۃ الاحباب فی احوال الاصحاب جسمین وہ تمام واقعات درج ہین جو ابتدای شرف اسلام سے وفات تک واقع ہوے

یادگار دستگیری قصاید نعتیہ مرغوب طبایع جلی قلم حجم ۸۴۸ صفحہ

تاریخ فرمانروایان دکن نو تصنیف

ترجمہ فتاوی عزیزیہ

مغازی صادقہ آنحضرت ص

المشتہر ملا محمد مراد پشاوری ساکن سڑک بیگم بازار
محلہ فیلخانہ حیدرآباد دکن

میں گرین وچ کے مطابق

ب سے علم نجوم

شی سیکھا سکتی ہے.